بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۲/۱۷ | ۷ فتح ۱۳۴۲ھش ۱۹ رجب ۱۳۸۳ھ ۷ دسمبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۰۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۶ر دسمبر بوقت ۹ بجے صبح

کل شام ۴½ بجے سے حضور کو بے چینی کی تکلیف شروع ہوگئی اور رات کے پہلے حصہ میں بے چینی رہی لیکن پھر نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

حضرت سیدہ اُمِ وسیم احمد صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ رحلت فرما گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

نماز جنازہ آج چار بجے بعد نماز عصر مقبرہ بہشتی کے احاطہ میں ادا کی جائیگی

ربوہ ۶ر دسمبر (۹ بجے صبح) گہرے غم و الم اور دلی حزن و ملال کے ساتھ ہم یہ افسوسناک خبر احباب جماعت تک پہنچاتے ہیں کہ حضرت سیدہ اُم وسیم احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۵ر اور ۶ر دسمبر ۱۹۶۳ء جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب چھ بجے شام کے قریب ربوہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ آج مورخہ ۶ دسمبر بروز جمعہ ۴ بجے بعد نماز عصر مقبرہ بہشتی کے احاطہ میں ادا کی جائیگی۔

حضرت سیدہ مرحومہ کی عمر ۵۰ سال سے اوپر تھی۔ عرصہ سے آپ کو ہائی بلڈ پریشر، ذیابیطس اور نقرس کی شکایت تھی اور صحت اکثر خراب رہنے لگی تھی۔ دو ہفتہ قبل آپ کو ڈبل نمونیہ کا حملہ ہوا جس کے بعد آپ کو شدید کھانسی اور سانس کی تکلیف بھی ہوگئی اور کمزوری بہت بڑھ گئی۔ علاج معالجہ سے کافی افاقہ ہوگیا تھا۔ تاہم گاہے گاہے سانس کی تکلیف ہو جاتی تھی اور کمزوری بدستور تھی۔ کل شام اچانک طبیعت خراب ہوئی اور آپ تھوڑی دیر بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔

حضرت سیدہ مرحومہ کا وجود بھی ایک خدائی نشان کی حیثیت رکھتا تھا اس لئے کہ آپ اُن خواتین مبارکہ میں سے تھیں جو خدائی وعدہ کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک خاندان میں داخل ہوئیں اور اس طرح ذریت طیبہ کا حصہ بنیں۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔

"تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔"

جو خواتین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل ہیں وہ تو حضور کی نسل ہونے کی وجہ سے پہلے ہی سے خواتین مبارکہ ہیں۔ اس الہام میں اُن خواتین کی طرف بھی اشارہ تھا جنہوں نے حضور علیہ السلام کے بعد حضور کے خاندان میں شامل ہونا تھا۔ سو اس میں کیا شک ہے کہ حضرت سیدہ اُم وسیم احمد صاحبہ مرحومہ اُن موعودہ خواتین مبارکہ میں سے ایک تھیں جنہیں خدا تعالےٰ کی رحمت و نوازش نے چنا اور انہیں اس الہام کا مصداق بنانے کے لئے حضور کے خاندان میں شامل فرمایا اور ایسا شامل فرمایا کہ وہ بھی ذریت طیبہ کا ایک حصہ بن گئیں۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی (باقی ص۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ دسمبر ۶۳ء

اِنّی مُھِین من اراد اھانتک

روزنامہ انجام کراچی نے "اسلام کے نام پر کفر کی گرم بازاری" کے زیر عنوان ایک مقالہ تحریر کیا ہے جس میں "کافر سازی" کے مضمون پر واقعی نہایت پُر زور باتیں کہی گئی ہیں جیسا کہ مقالہ کے آغاز سے ہی پتہ چل جاتا ہے انجام نے یہ مقالہ مودودی صاحب کے خلاف جو آج کل بعض حلقوں کی طرف سے کفر کے فتاوی جاری ہوئے ہیں ان سے متاثر ہو کر لکھا ہے اور خوب لکھا ہے۔ چنانچہ انجام لکھتا ہے :-

"مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی پاکستان کے شہری ہیں اور اس ملک کی ایک نیم سیاسی اور نیم مذہبی جماعت کے مختار مطلق ہیں۔ نہ ہم مکمل طور پہ ان کے انداز فکر سے متفق ہیں اور نہ ملکی مسائل و معاملات کے تجزیئے میں پوری طرح ان کے ہم خیال ہیں لیکن ہم یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ سیاسی یا فروعی مذہبی اختلاف کی بناء پر ان کے اسلام و ایمان کو مشکوک و مشتبہ اور محلِ نظر قرار دینے کو ہی اسلام و ایمان کا تقاضہ فرض کر لیا جائے۔ بدقسمتی سے آج کل بعض حلقوں کی طرف سے نہ جانے کس "بلند نصب العین" اور "مقدس منصوبے" کے تحت کچھ اس قسم کی مہم شروع ہو گئی ہے"۔

(انجام کراچی بحوالہ رضاکار لاہور ۲۱/۱۱/۶۳)

اس کے بعد معاصر رقمطراز ہے :-

"آپ کو مولانا مودودی کے نظریات سے اختلاف ہے۔ مبارک ہو کسی کو مجال اعتراض نہیں۔ آپ مولانا کو غلط کار سمجھتے ہیں آپ کو حق ہے۔ آپ کے اس حق میں کسی کو یارائے مداخلت نہیں۔ آپ کا خیال ہے کہ مولانا بڑے متشدد اور کھرے ہیں۔ ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو۔ ہو سکتا ہے کہ اصولی طور پہ آپ مولانا کے ہم آہنگ ہوں لیکن طریق کار سے متفق نہ ہوں۔ انسان کی ذہنی سطح یکساں نہیں ہوتی اس لئے اس قسم کے اختلافات تو ہوتے ہی رہتے ہیں اور جب تک انسان کی انفرادیت باقی ہے ان کا راستہ بند نہیں ہو سکتا۔ آزادی تحریر و تقریر انسان کا فطری اور پیدائشی حق ہے۔ اور ہر شخص غیر جارحانہ طور پر اپنے خیالات و نظریات کے پیش کرنے کا مجاز بھی ہے فرض کیجئے کہ آپ اس کے ہم خیال نہیں تو ٹھنڈے دل سے اس کی باتیں سنیں اور پھر کسی کی دلآزاری کئے بغیر ان خیالات پر اپنے ردعمل کا اظہار کریں۔ جمہوری ملکوں میں یونہی ہوا کرتا ہے اور اگر آپ ان خیالات کو بھی سُننے کی تاب نہیں رکھتے تو بالکل بے تعلق ہو جائیں نہ اس کی کچھ سنیں اور نہ اپنی سنائیں۔ یہی وہ شریفانہ اصول ہے جس سے معاشرے کا امن و سکون برقرار رہ سکتا ہے۔

مولانا مودودی کے ساتھ بھی آپ یہی سلوک کر سکتے ہیں۔ ان کے جلسوں میں نہ جائیں ان کی تقریریں نہ سنیں ان کی کتابیں نہ پڑھیں اور ان کے مقالات و مضامین کو نظر انداز کر دیں۔ آپ بھی خوش رہیں۔ انہیں بھی شکایت نہ ہو لیکن یہ کہاں تک قرین انصاف اور اسلامی اصول و تعلیم کے مطابق ہوگا کہ آپ یا حد سے بڑھ جائیں اور ان کے ایمان و اسلام کے بخیئے ادھیڑ دیں۔ یہ کھیل بڑا خطرناک اور مخدوش ہے۔ کسی فرض شناس مسلمان اور محب وطن پاکستانی کو اس کے قریب بھی نہ جانا چاہیئے کیونکہ یہ آگ ایک بار بھڑکنے کے بعد مشکل سے بجھتی ہے اور اس کے شعلے برسوں خدا کا عذاب بن کر ہمارے سروں پر منڈلاتے رہتے ہیں"۔ (ایضاً)

ہم معاصر سے لفظ بہ لفظ متفق ہیں یہاں تک کہ ہم کہتے ہیں کہ مودودی صاحب سے بھی ایسا ہی سلوک ہونا چاہیئے۔

اس کے بعد معاصر نے کفر اور تکفیر کے متعلق ایک فاضلانہ وعظ فرمایا ہے جو ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں :-

"اسلام کا سبق تو یہ تھا کہ "اہل قبلہ کو کافر نہ کہو"۔ اسلام نے ہمیں یہ بھی سکھایا ہے کہ اگر کسی میں ننانوے جہتیں کفر کی اور ایک پہلو اسلام کا ہو تو کھینچ تان کر اسے دائرۂ اسلام میں رکھنے کی کوشش کرو ہماری تاریخ شاہد ہے کہ بعض اہم معاملات و مسائل میں بھی ہمارے بزرگوں میں اختلاف رہا لیکن انہوں نے اس کی بناء پر ایک دوسرے کو مسلمان، مشرک اور کافر نہیں بنایا۔ معراج کے بارے میں اگرچہ جمہور کا مسلک وہی ہے جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جسمانی معراج حاصل ہوئی لیکن خود حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رفیق حیات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا خیال اس کے برعکس تھا کہ معراج روحانی ہوئی ہے۔ کہاں تک مثالیں دی جائیں۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بیسوں مسائل سے ان کے عزیز ترین شاگردوں امام ابو یوسف اور امام محمد نے اختلافات کئے لیکن ان اختلافات پر ان کے باہمی تعلقات پر کبھی کوئی اثر نہیں پڑا۔ آئمہ اربعہ امام ابو حنیفہ رح، امام مالک رح، امام شافعی رح اور امام احمد بن حنبل رح نہ جانے کتنے مسائل اور جزئیات میں ایک دوسرے سے اختلافات رکھتے تھے لیکن پھر بھی ان کے پیروؤں میں ایسی شکر رنجی کبھی نہ پیدا ہوئی جو ان کے تعلقات پر اثر انداز ہوتی

ہم نے بارہا عرض کیا ہے اور آئندہ بھی بار بار عرض کرتے رہیں گے کہ بحث و مباحثہ اور آپس کے اختلافات میں بھول کر بھی وہ راہ نہ اختیار کرنی چاہیئے جس کی وجہ سے امت میں غیر ضروری انتشار و افتراق پیدا ہو۔ سب سے اچھی راہ بیچ کی راہ ہے اشتعال کتنا ہی شدید کیوں نہ ہو لیکن اعتدال و توازن کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے اور ہمیشہ یہ اصول پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ لڑائی جھگڑے کی نوبت بھی آ جائے تو نیکی اور شرافت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔ مذہب کی فروعی باتوں میں بھی اختلاف کی گنجائش ہے اور سیاست تو اختلاف ہی کے سہارے زندہ رہتی ہے لیکن یہ طریقہ بہرحال غیر مناسب، غیر محمود اور اسلامی روح کے منافی ہے کہ ان چھوٹے چھوٹے اختلافات کی بناء پر ہم ایک دوسرے کو اسلام اور ملک و وطن کا دشمن، بے ایمان اور غدار کہنے سے بھی احتراز نہ کریں۔ بفرض محال اگر ہم نے زمین آسمان کے قلابے ملا کر مولانا مودودی کے ایمان کو کمزور و مجروح بھی ثابت کر دیا تو اس سے خود ہمارے اسلام و ایمان کو کیا تقویت نصیب ہوگی۔ اللہ اللہ وہ بھی کیسے مسلمان تھے جو نامسلمانوں کو مسلمان بنانے میں زندگی صرف کر دیتے تھے اور آج کے مفتی اور عالم مسلمانوں کو دائرۂ اسلام سے خارج کرنے کو ہی اسلام کی سب سے بڑی خدمت تصور کرتے ہیں۔

ع کچھ ہم پہ اہل دین نے عنایت تو کی ضرور
کافر بنا دیا جو مسلماں نہ کر سکے" (ایضاً)

یہ بہت ہی اچھا وعظ ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ مسلمان اس پر صرف کان ہی نہ دھریں بلکہ جو کچھ معاصر نے کہا ہے اس کو اپنے دلوں پر نقش کر لیں اور اس پر عمل کریں۔ مگر ہم یہاں معاصر سے ایک سوال پوچھتے ہیں کہ یہ وعظ صرف مودودی صاحب کے مخالفین ہی کے لئے ہے یا خود مودودی صاحب اور مودودی صاحب کے پیروؤں کے لئے بھی ہے؟ کھلے لفظوں میں ہم معاصر سے پوچھتے ہیں کہ کیا اس کو معلوم نہیں کہ مودودی صاحب نے احمدیوں کے متعلق اپنے رسالہ "قادیانی مسئلہ" میں کفر کا فتویٰ دے رکھا ہے اور اس رسالہ کی اس کثرت سے اشاعت کی جاتی ہے کہ عربی زبان میں بھی اس کا ترجمہ کر کے لاکھوں کی تعداد میں عرب ممالک میں تقسیم کیا گیا ہے کیا معاصر کو یاد ہے کہ مودودی صاحب کے امیر جماعت کراچی نے تھوڑے دن ہوئے انجام ہی میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کے متعلق ٹرینیڈاڈ میں آپ کی تقریر کو نہایت غلط طور پر شائع کروایا تھا۔

ہم نے کبھی مودودی صاحب کے کافر مرتد اور واجب القتل ہونے کا فتوی نہیں دیا۔ ان کے خلاف ہی کیا ہم نے کسی اہل قبلہ کے متعلق ایسا نہیں کیا۔ اس لئے ہم انجام کے ہر لفظ سے متفق ہیں اور اس کی آواز میں اپنی آواز ملا کر کہتے ہیں کہ مودودی صاحب کے متعلق مولویوں کو اس معنی میں کفر کا فتویٰ نہیں دینا چاہیئے کہ گویا انہوں نے خدا و رسول کا انکار کر دیا ہے اور وہ امت محمدیہ سے نکل گئے ہیں مگر اتنا ضرور کہتے ہیں کہ یہ ان کو "قادیانی مسئلہ" لکھنے کی سزا ملی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ

اِنّی مُھِین من اراد اھانتک

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مخاطب جو شخص بھی تیری اہانت کا ارادہ کرے گا میں اس کی اہانت کے سامان کروں گا۔ مودودی صاحب نے اپنے رسالہ "قادیانی مسئلہ" میں نہایت کھلی دسیسہ کاریوں سے کام لیکر احمدیوں کو "غیر مسلم اقلیت" یعنی کافر اور مرتد قرار دلانے کی کوشش کر رکھی ہے۔ حالانکہ ہر احمدی خدا و رسول پر مودودی صاحب سے بھی کہیں بڑھ کر ایمان علی وجہ البصیرت رکھتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ کافروں کو مسلمان بنانے کے جذبہ سے سرشار ہوتا ہے اور فقط زبانی نہیں بلکہ عملاً ایسا کر بھی رہا ہے۔ مگر مودودی صاحب جنہوں نے ایک بھی کافر کو اب تک مسلمان نہیں بنایا الٹا احمدیوں ہی کو کافر قرار دلانے پر تلے ہوئے ہیں۔ کیا یہ خدا کی قدرت نہیں ہے کہ آج انجام کو خود مودودی صاحب کی صفائی پیش کرنے کی ضرورت پڑ رہی ہے۔ کیا یہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معجزہ نہیں ہے کہ آپ کا الہام متذکرہ بالا اس صفائی کے ساتھ مودودی صاحب کی ذات میں پورا ہو رہا ہے؟

★

ہمارا جلسہ سالانہ

شاندار روحانی اجتماع اور اس کے اغراض و مقاصد

مکرم چوہدری محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔ اے مربی سلسلہ احمدیہ مقیم پشاور

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں جلسہ سالانہ بہت ہی اہمیت اور مقام رکھتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تاسیس اور دعوئے مسیحیت و مہدویت کے معاً بعد ہی اس جلسہ کے انعقاد کا اعلان فرمایا اور اس وقت سے بڑی باقاعدگی سے یہ جلسہ اپنی مخصوص روحانی اور دینی روایات کے ساتھ منعقد ہوتا چلا آرہا ہے اب یہ جماعت کی تاریخ میں ایک ایسا مقام حاصل کرچکا ہے کہ ہر سال اس کی شاندار کامیابی درحقیقت جماعت کی ترقی کی آئینہ دار اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ اس وجہ سے جماعت کے احباب میں بھی اس جلسہ سے ایک خاص لگاؤ اور انس پایا جاتا ہے۔ اور جو ایک دفعہ اس میں شمولیت سے حظ اٹھاتا ہے۔ وہ ہر سال اپنے دل میں ایسا شوق پاتا ہے کہ جو اسے بار بار جلسہ میں آنے کے لئے ابھارتا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت میں ایسے احباب بکثرت ہیں۔ کہ جو جماعت میں داخل ہونے کے بعد باقاعدہ جلسہ سالانہ میں ضرور شریک ہوتے رہے۔ اور سوائے کسی اشد مجبوری اور معذوری کے اس سے محروم رہے۔ اس جلسہ میں شمولیت کی لگن ہر فرد جماعت کو لگی رہتی ہے اور جب جلسہ کا وقت قریب آتا ہے تو غیر شعوری طور پر دل و دماغ اس کی غیر معمولی برکات سمیٹنے کے لئے تیار ہوتا ہے اور اس انتظار میں رہتا ہے کہ کب وہ مبارک ساعت آئیگی کہ جب رخت سفر مرکز میں جلسہ میں شامل ہونے کے لئے باندھا جائے گا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج تقریباً پون صدی پیشتر اس جلسہ کا آغاز ۱۸۹۱ء میں فرمایا تھا پہلے جلسہ میں شامل ہونے والے احباب کی تعداد صرف ۷۵ تھی لیکن اس وقت ہی حضور نے اللہ تعالےٰ سے علم پاکر اس بات کی پیشگوئی فرمائی۔

یأتیک من کل فج عمیق
ویأتون من کل فج عمیق

یعنی دور دور سے بکثرت لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ چنانچہ تاریخ احمدیت اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ اس بے بسی کے عالم میں جو پیشگوئی کی گئی وہ نہایت ہی شاندار طور پر پوری ہوئی اور حضور علیہ السلام کی عین حیات ہی یہ تعداد رفتہ رفتہ بڑھنی شروع ہوئی اور ہر سال جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی۔ حتی کہ آج پون صدی کے بعد یہ تعداد ۷۵ کے بالکل معمولی اعداد سے ۷۰ ہزار بلکہ ایک لاکھ تک تجاوز کر گئی ہے۔ پھر یہ اضافہ نارمل حالات میں نہیں ہوا بلکہ ایسے مخالف حالات میں ہوا کہ جبکہ تمام مخالف طاقتیں اس کے استیصال میں لگی ہوئی تھیں ذالک بفضل اللہ و نصرتہ یقیناً یہ جلسہ سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا ایک زندہ و تابندہ نشان ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے انعقاد کے وقت ہی اس جلسہ کی غیر معمولی عظمت اور آئندہ ترقی کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا

"اس جلسہ کو غیر معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے۔ جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"
(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

ہمارے جلسہ سالانہ کی یہ ترقی کی رفتار خاص طور پر اہل پیغام کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ جن کے سالانہ جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد روز بروز کم ہوتی جارہی ہے اور چند صد سے کبھی بھی تجاوز نہیں کرتی۔ کیا یہ زمین و آسمان کا فرق اس بات کا زندہ ثبوت نہیں کہ یہ تمام تر ترقی خلافت کی برکات اور انوار کی مرہون منت ہے۔ ؎

ہوتی نہ اگر روشن یہ شمع رخ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے

چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بارہا یہ اعلان فرمایا ہے۔

"میرے آخری سانس تک خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے لئے غلبہ اور ترقی اور کامیابی ہی مقدر ہے۔ اور کوئی اس الٰہی تقدیر کو بدلنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اس بات پر خواہ کوئی ناراض ہو شور مچائے۔ گالیاں دے برا بھلا کہے۔ اس سے خدائی فیصلہ میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا یہ تقدیر مبرم ہے جس کا خدا آسمان پر فیصلہ کرچکا ہے کہ وہ میری زندگی کے آخری لمحات اور میرے جسم کے آخری سانس تک جماعت کا قدم ترقی کی طرف بڑھتا چلا جائیگا"
(الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۶۰ء)

غرض ہمارا یہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کی تدریجی ترقی کا ایک زندہ گواہ ہے اور یہ امر ہمارے ایمانوں کی تقویت کا موجب ہے۔ لیکن اس ترقی کا ایک دوسرا پہلو بھی ہماری توجہ کا بہت محتاج ہے کیونکہ تعداد کے غیر معمولی اضافہ اور نسلی احمدیوں کی پیداوار نے تربیت کے پہلو کو بہت اہم بنا دیا ہے۔ نئی نسل اور نوجوانوں کو جلسہ سالانہ کے انعقاد کے اغراض و مقاصد کو ذہن نشین کرانا بہت ضروری ہے۔ تا کہ وہ اس میں کسی میلہ یا عرس سمجھ کر شامل نہ ہوں بلکہ اس کی عظیم الشان روحانی اور خالصتہً مذہبی اغراض کو پیش نظر رکھیں۔ وہ جلسہ دیکھنے کی غرض سے نہ آئیں بلکہ اسے سننے اور پھر اپنے دل و دماغ میں محفوظ کرنے کی غرض سے مرکز سلسلہ میں آئیں۔ تا کہ کسی وقت یہ روحانی سے بند نہ ہو اور ٹہٹی چلی جائے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس جلسہ کے انعقاد کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(۱) "اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔"

(۲) اس جلسہ کی اغراض میں سے بڑی غرض یہ بھی ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملے اور ان کے دینی معلومات وسیع ہوں اور معرفت ترقی پذیر ہو۔"

(۳) "اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا۔ اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔"

(۴) "یہ بھی اس جلسہ کی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیار ہورہے ہیں۔"
(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

ہمارے جلسہ سالانہ کی یہ اغراض جو حضور علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں۔ گزشتہ پون صدی سے باحسن طور پر پوری ہو رہی ہیں۔ اور ہمیشہ احباب جماعت کو ان کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ تا کہ جہاں ظاہری تعداد میں اضافہ اور رونق ترقی پذیر ہو وہاں اس کے انعقاد کی حقیقی اور معنوی اغراض بھی تمام کمال پوری ہوں:

حدیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

حق مہر کی تعیین میں اعتدال

(مرقبہ:- شیخ نور احمد صاحب منیر)

عن عقبة بن عامر رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خیر الصداق ایسره۔ (ابوداؤد)

ترجمہ:- حضرت عقبۃ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بابرکت مہر وہ ہے جس کی ادائیگی آسانی اور سہولت سے ہو۔

تشریح:- حضرت رسول پاک سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی گہرے فلسفہ پر مبنی ہے یہ ارشاد وزریں اپنی ظاہری صورت میں کتنا ہی سادہ اور مختصر ہے مگر اپنے اثرات ونتائج کے لحاظ سے فریقین کے لئے سراسر برکت و رحمت ہے۔

اسلام میں حق مہر کی تعیین اور اس کی ادائیگی دراصل مسلمان عورت کا اعزاز ہے اور عورت کی پوزیشن واہمیت کا احساس دلاتا ہے اور نفسیاتی لحاظ سے میاں بیوی کے تعلقات میں اگر ناخوشگوار حالات پیدا ہو جائیں تو قدرتی طور پر خاوند اور بیوی میں علیحدگی کے لئے بہت حد تک روک پیدا کرتا ہے کیونکہ اسلام طلاق کو ناپسند کرتا ہے بلکہ اس امر کی کوشش پر آمادہ کرتا ہے کہ حتی الوسع میاں بیوی میں علیحدگی نہ ہو کیونکہ اسلامی معاشرہ میں اس سے بعض قباحتیں نمودار ہو جانے کا یقینی امکان ہے لیکن بعض شرائط اور اضطراری حالات میں طلاق کو جائز بھی قرار دیتا ہے۔

اس مبارک ارشاد میں بتایا گیا ہے کہ حق مہر فریقین کی رضامندی سے اتنا مقرر کرنا چاہیئے کہ جو آسانی سے ادا کر دیا جائے۔ کیونکہ حقیقتاً یہ قرضہ ہے جو جنس لطیف کی طرف سے مرد پر ہے اور اس کا ادا نہ کرنا خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کے احکام کو پس پشت ڈالنا ہے۔ بعض لوگ صرف ریاء اور ظاہری نمود کے لئے حق مہر میں غلو کرتے ہیں اور ادا بھی نہیں کرتے لیکن اس کے مقابلہ میں بعض ایسے اشخاص بھی ہیں کہ جو صاحب جائداد اور مالی مضبوط پوزیشن کے ہوتے ہوئے بہت کم مہر مقرر کرتے ہیں ایسے دونوں شخص غلطی پر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ازدواجی تعلقات کی اساس تقویٰ پر رکھی گئی ہے اور اس تعلق میں "قول سدید" پر عمل کرنے کا ارشادِ ربانی ہے جس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ افراط اور تفریط سے بچتے ہوئے یہ معاملہ حل کرنا چاہیئے۔

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

نکاح کا خطیب اس موقع پر جن قرآنی آیات کی تلاوت کرتا ہے اس میں پانچ دفعہ تقویٰ کی تلقین کی گئی ہے کیونکہ خشیۃ اللہ ہی انسان کو انصاف پر آمادہ کرتی ہے۔

قرآن کریم اور حدیث نے حق مہر کی کوئی تعیین اور حد مقرر نہیں کی۔ چنانچہ قرآن مجید میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے وآتو النساء صدقتھن نحلة (نساء) کہ عورتوں کو ان کے حق مہر خوشی سے ادا کرو۔

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج مطہرات کا حق مہر ۳۴ تولہ کے قریب تھا جو آج کل ۶۰ روپے کے قریب بنتا ہے لیکن اس کے مقابلہ میں حضرت ام المومنین ام حبیبہؓ کا حق مہر تقریباً ۴۴۳ تولہ تھا جو تقریباً پانچ صد روپے کے قریب ہوتا ہے حقیقت یہ ہے کہ حق مہر کی تعیین میں مرد کی پوزیشن پر انحصار ہوتا ہے اس کے بالمقابل غلط رنگ میں شرعی مہر ۳۲ روپے کو فرض کر لیا گیا ہے۔ کیا قدیم زمانہ کے ۳۲ روپے آج کے ۳۲ روپے کے برابر ہیں۔ ہر گز نہیں! یہ ایک من گھڑت مسئلہ ہے جس سے ہمیشہ ازدواجی تعلقات متزلزل رہتے ہیں۔ اور پھر دوسری طرف اس میں اس قدر غلو کیا جاتا ہے کہ بڑے بڑے مہر مقرر کئے جاتے ہیں مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد جامع اور مانع ہے اور اس میں ہر شخص کے لئے اس کے حالات کے مطابق لچک موجود ہے۔

فہرست قافلہ قادیان سنہ ۱۹۶۳ء

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمتِ درویشاں

ذیل میں ان بھائیوں اور بہنوں کی اسم وار فہرست درج کی جاتی ہے جو اس سال قافلہ میں شمولیت کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔ ان سب دوستوں کو ویزا فارم اور مطبوعہ چٹھی بابت منظوری وہدایات انفرادی طور پر بھجوا دی گئی ہے۔ امید ہے کہ انہوں نے بلا توقف اپنے پاسپورٹ اور ویزا فارم حسب ہدایت مکمل کر کے مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب احمدیہ ہال میگزین لین کراچی ۳ کے پتہ پر رجسٹری کر کے بھجوا دئے ہوں گے۔

قافلہ انشاء اللہ تعالےٰ لاہور سے ۱۷ دسمبر ۱۹۶۳ء بذریعہ ریل روانہ ہوگا۔ اہل قافلہ کے قیام کا انتظام جودھا مل بلڈنگ متصل رتن باغ میں کیا گیا ہے۔ البتہ جن دوستوں کے لاہور میں قیام کا پرائیویٹ انتظام موجود ہے وہ اپنی پرائیویٹ قیام گاہوں میں ٹھہر سکتے ہیں مگر یہ ضروری ہوگا کہ وہ میرے دفتر کے عملہ کو جو ان دنوں جودھا مل بلڈنگ میں ہوگا اپنی حاضری نوٹ کرا دیں۔ اور ضروری ہدایات حاصل کریں۔

پاسپورٹ اور ویزے اہل قافلہ کو کراچی سے موصول ہونے پر میرے دفتر کے ذریعہ لاہور سے مل جائیں گے۔ اپنے ہاں وہ انتظار نہ کریں۔

اگر آخری وقت کسی مجبوری کی وجہ سے فہرست میں کوئی تبدیلی کرنی پڑی تو اس کا میرے دفتر کو اختیار ہوگا۔ چونکہ یہ دینی سفر ہے اس لئے دعا کر کے گھر سے نکلیں اور سفر کے تقدس کو جاتے ہوئے اور آتے ہوئے پوری طرح قائم رکھیں اور کوئی قابل اعتراض چیز ساتھ نہ ہو۔

امیر قافلہ قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ ۱۲ میکلوڈ روڈ لاہور ہوں گے۔ ان کی پوری طرح فرمانبرداری کریں۔ اس مرتبہ سید داؤد احمد صاحب کی بجائے جو بعض دینی اہم مصروفیتوں کی وجہ سے قافلہ میں نہ جا سکیں گے صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب جوائنٹ امیر ہوں گے۔

مرزا ناصر احمد
۳/۱۲/۶۳ ناظر خدمت درویشاں

۱۔ قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور (امیر قافلہ)
۲۔ آمنہ صدیقہ صاحبہ بیگم قریشی محمود احمد صاحب ،،
۳۔ مرزا خورشید احمد صاحب میکلوڈ روڈ۔ لاہور
۴۔ شیخ ریاض محمود صاحب ہائیڈ مارکیٹ ،،
۵۔ چوہدری نور احمد خاں صاحب گوالمنڈی ،،
۶۔ چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ گلبرگ روڈ ،،
۷۔ چوہدری احمد جان صاحب راولپنڈی
۸۔ چوہدری مجید احمد صاحب دفتر تعمیر ربوہ
۹۔ مرزا نصیر احمد صاحب فلمنگ روڈ۔ لاہور
۱۰۔ صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب۔ ربوہ
۱۱۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ،،
۱۲۔ ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب فیروزپور روڈ لاہور
۱۳۔ فہمیدہ اعجاز الحق صاحبہ ،، ،،
۱۴۔ چوہدری مظفر علی صاحب سمن آباد۔ لاہور
۱۵۔ رشیدہ بیگم صاحبہ ،،
۱۶۔ صادقہ مظفر صاحبہ ،،
۱۷۔ ایم۔ اے رحمٰن صاحب راولپنڈی
۱۸۔ رشیدہ بیگم صاحبہ دارالصدر شرقی ربوہ
۱۹۔ ماسٹر محمد نواز خان صاحب رام گلی۔ لاہور
۲۰۔ عباس احمد خانصاحب ،،
۲۱۔ برکت اللہ صاحب منگلا نیلا گنبد ،،
۲۲۔ چوہدری اسد اللہ خانصاحب بار ایٹ لاء ،،
۲۳۔ چوہدری عبدالمجید خانصاحب ماڈل ٹاؤن ،،
۲۴۔ چوہدری فتح محمد صاحب بیمہ روڈ ،،
۲۵۔ خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب فیروزپور روڈ۔ لاہور
۲۶۔ صفیہ بیگم صاحبہ مہار ہر بیکے روڈ۔ لاہور
۲۷۔ غالب مہار ،،
۲۸۔ مبارکہ مہار صاحبہ ،،
۲۹۔ میاں عبدالرشید صاحب کوچہ چابک سواراں ،،
۳۰۔ ایم اے وہاب صاحب جناح روڈ۔ کوئٹہ
۳۱۔ میاں غلام محمد صاحب بازار صرافاں سیالکوٹ
۳۲۔ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ میاں غلام محمد صاحب ،،
۳۳۔ میاں عبدالحی صاحب محلہ سالو گوجر ،،
۳۴۔ چوہدری عبدالوحید صاحب کچہری روڈ جہلم
۳۵۔ اختر النساء بیگم صاحبہ ،،
۳۶۔ بشریٰ ربانی صاحبہ ،،
۳۷۔ چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی ربوہ
۳۸۔ ماسٹر علی محمد صاحب مسلم فریڈ ٹاؤن منٹگمری
۳۹۔ نقیر اللہ صاحب ،،
۴۰۔ چوہدری بشیر محمد صاحب بمبانوالہ ضلع سیالکوٹ
۴۱۔ شیخ بشیر احمد صاحب انارکلی۔ لاہور
۴۲۔ نوابزادہ محمد امین خانصاحب۔ بنوں
۴۳۔ مولوی عبدالغفور صاحب مردان
۴۴۔ غلام رسول صاحب صدیقی قصہ خوانی پشاور
۴۵۔ ڈاکٹر غلام اللہ صاحب پشاور
۴۶۔ رفیقہ خانم صاحبہ ،،
۴۷۔ پیر محمد صاحب اسلام آباد گوجرانوالہ
۴۸۔ شیخ فخر رنبی صاحب گوروناک پورہ ،،
۴۹۔ سردار بیگم صاحبہ ،،
۵۰۔ شیخ بشیر احمد صاحب کوئٹہ
۵۱۔ خلیفہ عبدالمنان صاحب جیل روڈ۔ لاہور
۵۲۔ امۃ النصیر صاحبہ ،،

۵۳ - عبدالحلیم صاحب جیل روڈ لاہور
۵۴ - عبدالکریم صاحب پاٹ روڈ کوئٹہ
۵۵ - مختار احمد صاحب جناح روڈ ״
۵۶ - بشیر علی صاحب نابھہ روڈ - لاہور
۵۷ - بشیر احمد خانصاحب طارق انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور
۵۸ - حفیظ اللہ صاحب حیدر بانی ״ ״
۵۹ - مدثر سعید احمد صاحب ״ ״
۶۰ - سمیع اللہ صاحب سیال وکالت مال ربوہ
۶۱ - عبدالستار خانصاحب ایڈووکیٹ سرگودھا
۶۲ - سلطان علی خانصاحب - ملتان
۶۳ - عبدالغفار خانصاحب لٹن روڈ کوئٹہ
۶۴ - چوہدری محمد اسمٰعیل خانصاحب - ربوہ
۶۵ - چوہدری عبدالمومن صاحب ״
۶۶ - چوہدری عبداللطیف خانصاحب ״
۶۷ - امۃ اللطیف صاحبہ ״
۶۸ - امۃ النصیر صاحبہ ״
۶۹ - ابوالمبارک محمد عبداللہ صاحب ٭ پسرور
۷۰ - زینب بی بی صاحبہ ״
۷۱ - محمد رفیق صاحب ״
۷۲ - امۃ الحفیظ حامدہ ״
۷۳ - راجہ فضل الٰہی صاحب ربوہ
۷۴ - سید محمد باقر صاحب ״
۷۵ - منور احمد صاحب ״
۷۶ - مبارک احمد صاحب گولبازار ״
۷۷ - مقصود احمد صاحب ״ ״
۷۸ - محمد شریف صاحب کالج ״
۷۹ - عطاء المجیب صاحب راشد ״
۸۰ - مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری ״
۸۱ - صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ״
۸۲ - ״ مرزا فرید احمد صاحب ״
۸۳ - صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ״
۸۴ - چوہدری عبداللطیف صاحب اورسیئر ״
۸۵ - مستری محمد اسمٰعیل صاحب ״
۸۶ - خواجہ محمد شریف صاحب ״
۸۷ - نواب بی بی صاحبہ ״
۸۸ - قاضی عبدالرحمٰن صاحب دولمیال ضلع جہلم
۸۹ - ملک حیدر علی صاحب ״ ״
۹۰ - راجہ عبدالحمید صاحب جہلم شہر
۹۱ - خدیجہ ناصرہ صاحبہ ״
۹۲ - فرخ حمید صاحب ״
۹۳ - مولوی عبدالکریم صاحب ״
۹۴ - طارق احمد صاحب ״
۹۵ - میاں محمد بشیر احمد صاحب جھنگ صدر
۹۶ - سکینہ بیگم احمد صاحبہ ״
۹۷ - فاطمہ بی بی صاحبہ ״
۹۸ - اللہ رکھی صاحبہ
۹۹ - راجہ محمد عبداللہ صاحب ربوہ
۱۰۰ - حاکم بی بی صاحبہ ״
۱۰۱ - چوہدری محمد احمد خانصاحب محمد نگر لاہور
۱۰۲ - سجاد حید رصاحب فیروزپور روڈ ״
۱۰۳ - نذیر احمد صاحب باغبانپورہ ״

۱۰۴ - ملک عزیز احمد صاحب لاہور چھاؤنی
۱۰۵ - منیر احمد صاحب اندرون دہلی گیٹ لاہور
۱۰۶ - صوفیا خانم صاحبہ اسلامیہ پارک ״
۱۰۷ - حمید احمد صاحب رحمانی ״ ״
۱۰۸ - چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر ربوہ
۱۰۹ - عائشہ بیگم صاحبہ بنت عبدالعزیز صاحب مرحوم لاہور
۱۱۰ - عبدالسلام خانصاحب بلاک ۹/۱ سرگودھا
۱۱۱ - عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ عبدالجبار خانصاحب ״
۱۱۲ - مبارک احمد صاحب بھیرہ
۱۱۳ - ظفر الحق صاحب مین بازار شیخوپورہ
۱۱۴ - ملک محمد اکبر صاحب ایمپرس روڈ لاہور
۱۱۵ - ہاجرہ سلطانہ صاحبہ ״ ״
۱۱۶ - خالد محمود صاحب ״ ״
۱۱۷ - ربینہ طلعت صاحبہ ״ ״
۱۱۸ - حکیم محمد جمیل صاحب مصری شاہ لاہور
۱۱۹ - حکیم عبدالرحیم صاحب وسن پورہ ״
۱۲۰ - حکیم عبدالقدیر صاحب کاغانی بید مٹھا بازار ״
۱۲۱ - مسعود احمد صاحب لوکوشیڈ کوئٹہ
۱۲۲ - سید منیر احمد صاحب باہری ربوہ
۱۲۳ - سیدہ بشریٰ منیر صاحبہ ״
۱۲۴ - سیدہ خالدہ ہما صاحبہ ״
۱۲۵ - ماسٹر سعد اللہ صاحب فیکٹری ایریا ״
۱۲۶ - امۃ السلام بیگم صاحبہ ״ ״
۱۲۷ - نصر اللہ صاحب ״ ״
۱۲۸ - مولوی محمد صدیق صاحب ״
۱۲۹ - قریشی طاہر احمد صاحب گولبازار ״
۱۳۰ - ملک مبشر احمد صاحب ״ ״
۱۳۱ - مرزا دریس احمد صاحب دارالصدر غربی ״
۱۳۲ - چوہدری صلاح الدین صاحب احمد ناظم جائداد ״
۱۳۳ - چوہدری خان محمد صاحب گولبازار ״
۱۳۴ - محمد یعقوب صاحب لائل پور
۱۳۵ - آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ ״ ״
۱۳۶ - محمد رشید الدین صاحب ابن ״
۱۳۷ - شیخ سبحان علی صاحب چنیوٹ
۱۳۸ - نظام دین صاحب دارالیمن ربوہ
۱۳۹ - حمید احمد صاحب دارالرحمت ״
۱۴۰ - نور احمد صاحب دارالیمن ״
۱۴۱ - چوہدری ناصر احمد صاحب باجوہ ״
۱۴۲ - آسیہ ناصر صاحبہ ״ ״
۱۴۳ - چوہدری سراج دین صاحب ظفرآباد
۱۴۴ - ״ مقبول احمد صاحب ٹنڈو الہ یار
۱۴۵ - ״ دین محمد صاحب ״
۱۴۶ - عبدالمجید منہاس صاحب دارالنصر ربوہ
۱۴۷ - چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر تعلیم ״
۱۴۸ - ״ علی اکبر صاحب ״ ״
۱۴۹ - منشی عبدالحق صاحب کاتب ״
۱۵۰ - مبارک احمد صاحب انصاری ״
۱۵۱ - زاہدہ اختر صاحبہ ״ ״
۱۵۲ - بشیر احمد صاحب ״ ״
۱۵۳ - مظفر احمد صاحب ״ ״
۱۵۴ - رفیق احمد صاحب اختر دارالعلوم ״

155 - نبی بخش صاحب باڈہ ضلع لاڑکانہ
156 صلاح الدین صاحب ڈنٹیوہ ربوہ
157 چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کوٹ احمدیاں (تھرپارکر)
158 صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید ربوہ
159 مولوی عبدالحق صاحب نور رکنڈی ضلع خیرپور میرس
160 کرم بی بی صاحبہ اہلیہ ״ ״
161 ملک اعجاز احمد صاحب مغل پورہ لاہور
162 ملک ممتاز احمد صاحب کوئٹہ
163 محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ ״ ״
164 تسلیم ناہید صاحبہ بنت ״ ״
165 قریشی محمد حمید اللہ صاحب اکبری منڈی لاہور
166 منصورہ کشور صاحبہ ״ ״
167 افشاں حمید صاحبہ ״ ״
168 ریشم بی بی صاحبہ پورن نگر سیالکوٹ
169 شیخ عبدالقیوم صاحب نہال سنگھ سٹریٹ کوئٹہ
170 نجمہ طاہرہ صاحبہ ״ ״
171 اختر النساء بیگم صاحبہ ״ ״
172 امۃ الرشید صاحبہ ״ ״
173 مولوی قدرت اللہ صاحب شارع اقبال ״
174 صادقہ تسنیم صاحبہ زوجہ محمود احمد صاحب ״
175 مظہر اقبال صاحب ابن ״ ״
176 جاوید اقبال صاحب ״ ״
177 محمود احمد صاحب بلد حاجی قدرت اللہ صاحب ״

178 محمد شفیع خاں صاحب ناظم آباد کراچی
179 نواب بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شفیع خانصاحب ناظم آباد ״
180 مبارک احمد صاحب ابن ״ ״
181 بابو اسلام الدین صاحب لالہ موسیٰ ضلع گجرات
182 مہر اللہ دتہ صاحب لائل پور
183 مرزا غلام مصطفیٰ صاحب گوجرہ ״
184 چوہدری عبدالماجد خانصاحب سرشمیر روڈ ״
185 ملک محمد عبداللہ صاحب لاہور
186 امۃ الرفیق بیگم صاحبہ ربوہ
187 نسیم حسین صاحب ایاز ״
188 عبداللہ خاں صاحب ظفر راولپنڈی
189 رشیدہ خاردتہ صاحبہ ״
190 نعیم احمد خاں صاحب ״
191 مس جمیلہ ظفر صاحبہ ״
192 عبدالرحمٰن صاحب گوجرخان
193 قریشی محمد عبداللہ صاحب چنیوٹ
194 جمیلہ خانم صاحبہ ״
195 طاہر احمد صاحب ״
196 گلزار احمد صاحب ״
197 کریم احمد صاحب طاہر لاہور
198 لال خاں صاحب انجینئرنگ یونیورسٹی ״
199 پیر حمید عالم سجاد صاحب کوٹلی ضلع گجرات
200 چوہدری محمد حسین صاحب گجرات -

دنیا کی تقریباً پچاس مختلف زبانوں میں تقاریر

حسب سابق امسال بھی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کے موقعہ پر مورخہ ۲۶ دسمبر ۶۳ء بروز جمعرات بوقت سات بجے شب دنیا کی کم و بیش پچاس مختلف زبانوں میں تقاریر کرانے کا انتظام کر رہی ہے جو دوست اس موقعہ پر کسی زبان میں تقریر کرنا چاہتے ہوں یا کر سکتے ہوں وہ خاکسار سے رابطہ پیدا کریں۔ تقریر کے لئے ایک اقتباس دیا جائے گا جس کا ترجمہ متعلقہ زبان میں پڑھنا ہوگا جو صاحب ایک سے زیادہ زبان میں تقریر کر سکتے ہوں وہ مطلع فرما دیں۔

امراء صاحبان اور قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ اگر ان کے علم میں کوئی دوست کسی خاص زبان میں تقریر کر سکتے ہوں تو ان کے کوائف سے مطلع فرما دیں نیز اس امر سے بھی مطلع فرما دیں کہ آیا وہ دوست امسال جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں سٹاف کوارٹرز کی تعمیر کا کام

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کے سٹاف کے لئے کوارٹرز کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے اس ضمن میں محترم جناب بابو قاسم دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی مساعی قابل ذکر ہیں کہ انہوں نے MATERIAL کے حصول کے لئے خاص جدوجہد کی ہے اسی طرح محترم چوہدری عبداللہ خاں صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈلہ صدھا سنگھ کام کی نگرانی فرما رہے ہیں۔ اس سے پیشتر ہوسٹل کی عمارت بھی ان کی نگرانی میں تعمیر ہوئی ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ یہاں رہنے والوں اور کام کرنے والوں کو خاص اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور انہیں سلسلہ کی بڑھ کر خدمت طویل کی توفیق بخشے۔

(عبدالسلام اختر ایم اے پرنسپل انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں)

درخواست دعا:۔ میرا چھوٹا بھائی ہمایوں سلیم کافی دنوں سے بیمار ہے ابھی تک آرام نہیں آیا۔ اب میو ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کامل صحت عطا فرمائے آمین۔ (ادریس احمد بشیر دارالرحمت غربی ربوہ)

دانتوں کی حفاظت کے متعلق چند احتیاطیں

(از مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ)

صحت کے نقطۂ نگاہ سے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے دانتوں کی حفاظت اور دیکھ بھال باقاعدگی سے کرتے رہیں دانتوں کی صفائی کی نسبت مسوڑھوں کی صفائی کا خیال رکھنا زیادہ ضروری ہے اگر مسوڑھوں میں زخم ہو گیا یا مسوڑھوں میں پیپ پڑ گئی۔ تو لازماً اس کا اثر دانتوں پر بھی پڑے گا۔ مسوڑھوں میں نقص کی وجہ دانت ہل کر کمزور ہو جائیں گے۔ ہر وقت درد رہے گا۔ اور غذا کھانا محال ہو جائے گی۔

دانتوں کے متعلق تازہ ترین تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ فلورین میں یہ خصوصیت پائی جاتی ہے کہ یہ دانتوں کی بوسیدگی کو روکتی ہے۔ اس کا پتہ سب سے پہلے ان علاقوں میں لگا۔ جن میں پینے کے پانی میں فلورین نسبتاً کثیر تعداد میں پائی گئی ہے۔ جن بچوں کی پیدائش ان علاقوں میں ہوئی یا جنہیں ان علاقوں میں لے جا کر دکھا گیا۔ ان کے دانتوں کا رنگ فلورین کی وجہ سے خراب نہیں ہوا۔ اور دانت بوسیدگی وغیرہ سے بھی نمایاں طور پر محفوظ رہے۔ مزید تحقیقات نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ پانی میں فلورین کی بہت قلیل مقدار شامل ہونے سے دانتوں کا رنگ خراب نہیں ہوتا۔ اور دانتوں کی بوسیدگی کا بھی سدباب ہو جاتا ہے فلورین کی مدد سے بعد ازاں ایک مرکب تیار کیا گیا ہے جسے دانتوں پر لگانے سے دانت گھلنے سڑنے سے رک جاتے ہیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسوڑھوں کی دیکھ بھال کے لئے کونسے طریقے اختیار کرنے چاہئیں ــــ جس طرح فلورین دانتوں کے چمکیلے حصے کو ضائع ہونے سے بچاتی ہے اسی طرح حیاتین الف مسوڑھوں کے لئے خاص اہمیت رکھتی ہے محققین کا خیال ہے کہ حیاتین الف بہ نسبت حیاتین ج کے منہ کو تندرست رکھنے میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ بہرحال ان حیاتین کی کمی کی وجہ سے مسوڑھے نرم اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ان سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ مسوڑھوں کے دوران خون کو اچھی حالت میں رکھنا اور خاص طور پر مسوڑھوں کے ان سروں کو جو دانت کے درمیان ہوتے ہیں بہتر حالت میں رکھنا منہ اور دانتوں کی حفاظت کے لئے بہت ضروری ہے۔ کیونکہ خون کی لہر اور لعاب دہن کی کافی مقدار مسوڑھوں کی صحت کے لئے بہت ضروری ہے یہ مسوڑھوں کو صاف کرتا ہے۔ خشک مسوڑھے جراثیم کے اثر کو زیادہ قبول کرتے ہیں۔

دانتوں کی حفاظت کے لئے حیاتین کا جزو لازمی ہوتا ہے۔ پھلوں میں حیاتین کی کثیر مقدار ہوتی ہے۔ چونکہ پھلوں کو آگ پر پکانا نہیں پڑتا۔ اس لئے ان کے حیاتین ضائع نہیں ہوتے۔ اور نہ ان میں کوئی تبدیلی ہوتی ہے۔ بلکہ پھلوں کے ذریعے دانتوں کی حفاظت کرنے والے اجزاء بخوبی جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ تازہ پھلوں کو کاٹنے اور چبانے کے دوران ان پھلوں کی ریشہ دار ساختوں سے مسوڑھوں کو رگڑ پہنچتی ہے جو مسوڑھوں پر مالش کا کام دیتی ہے اس دوران میں مسوڑھوں کی اُن رگوں پر جو ورم کی وجہ سے خون سے بھر جاتی ہیں۔ دباؤ پڑتا ہے اور خون کا اجتماع کم ہو جاتا ہے خون کے اسی صحیح حالت میں قائم و برقرار رہنے یا ترقی کرنے سے مسوڑھوں کے خلیات زیادہ تندرست اور مضبوط حالت میں رہتے ہیں۔ اور انہیں ضرورت کے مطابق مناسب اور مسلسل غذا ملتی رہتی ہے۔

کچے پھل اور سبزیوں کا استعمال

کچے پھل اور سبزیاں ایک مفید غذا ہیں کچے پھل اور سبزیوں کا استعمال دانتوں اور منہ کی حفاظت کے سلسلہ میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ چونکہ ہر جگہ کثرت سے پھل دستیاب نہیں ہو سکتے اس لئے ہر علاقہ اور ملک کے لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ایسے علاقوں میں ان پھلوں کی جگہ کچی سبزیاں نعم البدل کا کام دیتی ہیں۔ لیکن بہت سی سبزیاں ایسی ہیں جو پکانے کے بعد کھانے کے قابل ہوتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں وہ صرف اس وقت کام میں لائی جا سکتی ہیں جب ان کے ریشہ دار ساختیں خوب گل جاتی ہیں۔ مگر ان سے خاطر خواہ طریق پر مقصد حل نہیں ہوتا۔

مسواک کی اہمیت

حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ "اگر یہ بات میری امت پر گراں نہ گزرتی تو میں پانچ وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا"۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مسواک کرنا ہمارے لئے کتنا ضروری ہے۔ مسواک دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت کرتی ہے۔ مسواک کرنے سے مسوڑھوں کے دوران خون کی اصلاح کے وہ تمام فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ جنہیں حاصل کرنے کے لئے کچے پھل اور سبزیوں کا استعمال ازحد مفید بیان کیا گیا ہے۔ دوران خون کی تحریک میں امداد دینے کے لئے مسوڑھوں کی ریاضت ضروری ہے۔ یہ ریاضت غذا کے چبانے سے ہوتی ہے۔ لیکن اگر نرم مسواک آہستہ آہستہ مسوڑھوں پر پھیری جائے تو بھی مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ نرم مسواک کے استعمال سے مسوڑھوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا مسوڑھوں کے آس پاس غذا کے ریزے باقی رہ جاتے ہیں جو بعد میں گل سڑ جاتے ہیں۔ جو دانتوں کے اینمل کو بوسیدہ کر دیتے ہیں یا مسوڑھوں کی جھلی کو زخمی کر دیتے ہیں اور جن پر معمولی سا دباؤ پڑنے سے خون نکل آتا ہے۔ خاص طور پر مسواک کرنے سے خون نکل آتا ہے۔ جس کی وجہ بعض لوگ مسواک کرنا ترک کر دیتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ دانتوں سے ہر قسم کا خون آنا مسواک کے استعمال میں مانع نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا جاری رکھنا بہتر ہوتا ہے۔ اس سے مسوڑھوں میں تازہ خون کی روانی میں مدد ملتی ہے۔

پس روزانہ تازہ کیکر کی مسواک کی جائے۔ اس سے مسوڑھوں کی حفاظت ہوتی ہے۔ اور دانتوں کی صفائی ہو جاتی ہے۔

نادہندگان چندہ انصار اللہ

بعض مجالس انصار اللہ ایسی بھی ہیں جنہوں نے نہ تو بجٹ بھجوایا ہے اور نہ ہی چندہ کی رقوم مرکز میں بھجوائی ہیں۔ ایسی تمام مجالس کو فرداً فرداً بھی خطوط ارسال کئے گئے ہیں۔ ایسی مجالس کے عہدہ داران سے درخواست ہے کہ وہ اپنے فرائض کو پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں اور ہر رکن سے شرح کے مطابق چندہ وصول کر کے ۳۱ دسمبر سے پہلے مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

دعوت ولیمہ اور درخواست دعا

مورخہ ۲۰/۱۱/۶۳ کو جہلم میں مکرم میجر ملک ڈاکٹر عبد الحق صاحب میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نے اپنے بیٹے ڈاکٹر طاہر محمود صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا۔ جس میں احباب جماعت اور دوسرے لوکل احباب شامل ہوئے۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع جہلم نے شرکت کی برات مورخہ ۱۹/۱۱/۶۳ کو صبح جہلم سے لائلپور کے لئے روانہ ہوئی۔ پانچ بجے کے قریب لائلپور سے یہ برات واپس جہلم آگئی۔ ڈاکٹر طاہر محمود صاحب کا نکاح گذشتہ دنوں مکرم ملک اختر احمد صاحب انجینئر زرعی کالج لائلپور کی صاحبزادی لیڈی ڈاکٹر تسنیم کوثر صاحبہ کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے اپنے فضل سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین ثم آمین

(مرزا محمد لطیف جہلم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ بندہ نے اس سال الیکٹریکل سپروائزر کا امتحان دیا ہے۔ درویشان قادیان بزرگان سلسلہ کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (محمد سعید اختر واقف زندگی میاں چنوں ملتان)

۲۔ میرے والد مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخاں کئی دنوں سے بوجہ موسمی بخار صاحب فراش ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے۔ اسی طرح میری والدہ بھی ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔

(صفیہ صادقہ بنت مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر رحمانیہ منزل بلاک جی ڈیرہ غازیخاں)

۳۔ خاکسار کا بھانجہ عزیزم محمد ساجد ابن مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب بھٹی کنری کچھ عرصہ سے معدہ کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے

(عبد الرشید سماٹری۔ نائب ناظم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ڈھاکہ۔ ۵ر دسمبر۔ تری پورہ اور آسام کے صوبوں سے بھارتی مسلمانوں کی وسیع پیمانہ پر بے دخلی بدستور جاری ہے نومبر کے آخری ہفتہ میں تری پورہ سے ۷۲۹ اور آسام سے ۵۸ مسلمانوں کو مشرقی پاکستان کی طرف دھکیل دیا گیا اس طرح اب تک نکالے جانے والے مسلمانوں کی تعداد ۰ہم ہزار سے اوپر ہو گئی ہے!

واشنگٹن:۔ ۵ر دسمبر صدر کینیڈی کے قتل کی تحقیقات کے دوران اب تک جو حقائق معلوم ہوئے ہیں ان کی وجہ سے امریکی تاریخ کے اس المیہ کے اسباب اور بھی زیادہ پیچیدہ ہو گئے ہیں۔

وفاقی ادارہ سراغ رسانی کو اب تک جو شہادتیں فراہم ہوئی ہیں ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ صدر کینیڈی کے قتل کے سلسلہ میں ڈلاس کی پولیس بھی کسی حد تک مورد الزام ہے معلوم ہوا ہے کہ ادارہ سراغ رسانی نے اس واقعہ کی تحقیقات کے بعد جو رپورٹ مرتب کی ہے اس میں یہ انکشاف کیا گیا ہے اوس والڈ کا قاتل جیک روبی صدر کینیڈی کے قتل کے وقت ایک ایسی عمارت میں موجود تھا جہاں سے قتل کا منظر صاف نظر آتا تھا۔

ڈلاس:۔ ۵ر دسمبر۔ ایک اطلاع کے مطابق جیک روبی کا وکیل اس کوشش میں ہے کہ ملزم کو پاگل ثابت کرا کے سزا سے بچا لیا جائے چنانچہ اس سلسلہ میں اس نے ٹیکساس کی ڈسٹرکٹ کورٹ کے جج کو یہ درخواست دی تھی کہ روبی پر مقدمہ چلانے سے قبل یہ معلوم کر لیا جائے کہ آیا ارتکاب جرم کے وقت اس کا دماغی توازن درست تھا یا نہیں عدالت نے یہ درخواست منظور کرتے ہوئے مقدمہ کی سماعت کے لئے ۳ر فروری مقرر کر دی ہے ادھر ایک اطلاع میں بتایا ہے کہ صدر جانسن کی طرح ان کی بڑی بیٹی کی بھی زندگی خطرہ میں پڑ گئی ہے انسان کی جان کی حفاظت کے لئے خفیہ پولیس کے دو سپاہی تعینات کر دیئے گئے ہیں۔ جو ہمہ وقت سائے کی طرح ان کے ساتھ رہتے ہیں۔

اقوام متحدہ:۔ ۵ر دسمبر پسیا سی کمیٹی کو بتایا گیا ہے کہ آنجہانی صدر کینیڈی کی اس سے زیادہ عظیم تر یادگار اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ مشترکہ مہم کے طور پر اقوام متحدہ کے پرچم کے تحت چاند کے پہلے سفر پر آدمی بھیجا جائے۔ یہ تجویز پیش کرتے ہوئے پاکستانی نمائندہ مسٹر احمد علی نے سابق صدر کینیڈی کی ستمبر کی تقریر کا حوالہ دیا جو انھوں نے جنرل اسمبلی میں کی تھی جس میں انھوں نے چاند کے سفر کی مشترکہ سوویٹ امریکی مہم کی تجویز کی تھی اور خلائی دریافت میں ٹھوس بین الاقوامی تعاون کا اظہار کیا تھا۔

ماسکو۔ ۵ دسمبر۔ سوویٹ وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے اعلان کیا ہے کہ سوویٹ یونین عالمی امن کے واسطے کام کرنے کے لئے صدر جانسن کے عہد میں برابر کا شریک ہوگا مسٹر خروشیف نے کہا کہ ہمیں نئے امریکی صدر مسٹر جانسن کے ان ارادوں پر اطمینان ہے کہ وہ بین الاقوامی مسائل کو پُر امن ذرائع سے حل کرنے اور سوویٹ یونین اور تمام ممالک سے بہتر تعلقات قائم کرنے میں سابق صدر کینیڈی کی پالیسی کو جاری رکھیں گے جہاں تک سوویٹ یونین کا تعلق ہے۔ وہ بڑے بین الاقوامی مسائل کے حل کے لئے اپنی کوشش نرم نہیں کرے گا اور دوسرے ممالک سے تعلقات کے لئے مزید استحکام پر زور دے گا۔

نئی دہلی ۵ر دسمبر۔ ہندوستان کے وزیر دفاع مسٹر چاون نے کل راجیہ سبھا میں اس بات کی تردید کی کہ امریکی افواج کے جائنٹ چیف آف سٹاف جنرل میکسویل ٹیلر نے پاکستان کے احتجاج کی بناء پر اپنا ابتدائی دورہ منسوخ کیا تھا واضح رہے کہ جنرل ٹیلر گذشتہ ماہ ہندوستان کا دورہ کرنے والے تھے جسے منسوخ کر دیا گیا تھا۔ مسٹر چاون نے مزید کہا کہ جنرل ٹیلر کے دورہ کی منسوخی میں پونچھ کے علاقہ کی کشیدہ صورت حال کا بھی کوئی دخل نہیں تھا وزیر دفاع نے ایکسپریس کے اس خیال کو غلط بتایا کہ جنرل ٹیلر مشترکہ فضائی مشقوں کے سلسلہ میں ہندوستان آرہے ہیں۔

جکارتہ:۔ ۵ دسمبر۔ صدر سوکارنو نے مطالبہ کیا ہے کہ اقوام متحدہ سراوک اور شمالی بورنیو میں ملائشیا میں شمولیت کے بارے میں عوام کی رائے معلوم کرنے کے لئے دوبارہ رائے شماری کرائے۔

انڈونیشی صدر نے کہا کہ گزشتہ ستمبر میں جو استصواب رائے ہوا تھا وہ جمہوری طریقوں اور انڈونیشیا ملایا اور فلپائن کے سربراہوں کی منیلا کانفرنس کے فیصلوں کے خلاف تھا۔

اقوام متحدہ کی رائے شماری کے بعد بتایا گیا تھا کہ سراوک اور شمالی بورنیو کے باشندے ملایا کے ساتھ ملائشیا فیڈریشن میں شامل ہونے کے خواہش مند ہیں چنانچہ ۱۶ر ستمبر کو ملائشیا کے قیام کا اعلان کر دیا گیا۔

نئی دہلی:۔ ۵ر دسمبر۔ وزیر مملکت برائے امور خارجہ مسز لکشمی مینن نے کل راجیہ سبھا میں بتایا کہ حکومت افغانستان نے پروفیسر ہمایوں کبیر کے اس بیان کی تردید کر دی ہے کہ چین چاہتا ہے کہ افغانستان آزاد کشمیر کو پاکستان کا حصہ تسلیم کر لے۔ مسز لکشمی مینن نے چین افغان سرحد کے معاہدے سے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ معاہدے میں کشمیر کا کوئی ذکر نہیں ہے پروفیسر ہمایوں کبیر وزیر امور ثقافت نے ایک بیان میں کہا تھا کہ مجھے افغانستان کے دورے کے دوران میں معلوم ہوا ہے کہ چین افغانستان پر زور دے رہا ہے کہ وہ آزاد کشمیر کو پاکستان کی ملکیت تسلیم کر لے۔

لاہور:۔ ۵ر دسمبر۔ انجمن بہبودی زچہ و بچہ کے صدر ڈاکٹر ریاض علی شاہ نے حکومت سے بچوں کو اغوا کرنے والوں کے لئے سزائے موت کا مطالبہ کیا ہے۔

انھوں نے اخباری نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے کہ بچوں کا اغوا قتل سے زیادہ بھیانک جرم ہے اور اس کا سدباب اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ حکومت اغوا کرنے والوں کے لئے سزائے موت کا قانون نافذ کرے انھوں نے مزید کہا صوبے میں ۱۸ سال سے کم عمر کے بچوں کی سالانہ اوسط ۲۵۰ ہے گزشتہ سال ۲۱۹ بچے اغوا کئے گئے جن میں سے ۱۹۷ بازیاب ہو چکے

نوٹس

یکم اپریل ۱۹۶۴ء سے نافذ ہونے والے نئے ٹائم ٹیبل کے لئے عوام کی طرف سے تجاویز مطلوب ہیں یہ تجاویز ۱۵ر دسمبر ۱۹۶۳ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں ٹائم ٹیبل کے جاری ہونے کے بعد اوقات میں تبدیلی کی درخواستوں کو پورا کرنا بالعموم وقت طلب ہوتا ہے لہذا یہ امر سفر کرنے والے عوام کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ اب اطلاع دے دیں کہ لاہور ڈویژن میں کسی اسٹیشن سے یا کسی اسٹیشن تک اندرونی یا بیرونی سفروں کے لئے گاڑیوں کے کون سے اوقات ان کے لئے زیادہ موزوں ہوں گے!

ایس کیو ایچ۔ زاہدی۔ پی۔ آر۔ ایس
ڈویژنل ٹرانسپورٹیشن آفیسر۔ پ ڈبلیو ریلوے لاہور

حضرت سیدہ ام وسیم احمدؐ صاحبہ کی وفات

بقیہ صہ اوّل

حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب مرحوم آف جدہ کی بڑی صاحبزادی تھیں آپ کا اسم گرامی حضرت سیدہ عزیزہ بیگم تھا اور آپ جماعت میں حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کے نام سے مشہور تھیں آپ یکم فروری ۱۹۲۶ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عقد میں آئیں اس طرح آپ کو حضور ایدہ اللہ کی حرم کی حیثیت سے قریباً ۳۸ سال حضور کی رفاقت کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت سیدہ کے بطن سے دو فرزند محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب ہیں۔ دونوں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقف زندگی ہیں اور سلسلہ احمدیہ اور اسلام کی نہایت اہم خدمات بجا لا رہے ہیں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ناظر دعوت و تبلیغ کے نہایت اہم اور کلیدی عہدہ پر فائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک نہایت نازک اور تاریخی دور میں درویشوں کی قیادت سونپ کر سلسلہ کی بیش بہا خدمت سرانجام دینے کی غیر معمولی توفیق عطا فرمائی ہے اسی طرح محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب ربوہ میں افسر امانت تحریک جدید کے عہدہ پر فائز ہیں اور اہم خدمت بجا لا رہے ہیں حضرت سیدہ مرحومہ کی چھوٹی ہمشیرہ محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور کی بیگم ہیں

حضرت سیدہ مرحومہ نے ایک متمول گھرانے میں پرورش پانے کے باوجود بہت سادہ طبیعت پائی تھی۔ آپ بہت تقویٰ شعار، مخلص اور منکسر المزاج خاتون تھیں بالخصوص غرباء کے ساتھ بہت محبت و شفقت کا سلوک روا رکھتی تھیں اور علالت طبع کے باوجود اکثر اوقات ان کے گھروں میں بھی تشریف لے جا کر ان کے دکھ سکھ میں شریک ہوتی تھیں،

حضرت سیدہ مرحومہ کی رحلت ایک جماعتی صدمہ اور قومی نقصان ہے، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے لئے تو یہ ایک بہت بڑا سانحہ ہے ہم جماعت کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں اور حضرت سیدہ مرحومہ کے صاحبزادگان، آپ کی ہمشیرہ صاحبہ بیگم محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام افراد سے گہری ہمدردی اور دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ حضرت سیدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ غمگین و سوگوار قلوب کو آپ سہارا بخشے اور سب کا دین و دنیا میں ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

سابق وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی انتقال کر گئے

جسد خاکی بیروت سے آج کراچی لایا جائے گا

بیروت ۶ دسمبر۔ پاکستان کے ممتاز سیاستدان اور سابق وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے کل صبح یہاں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جن کی عمر ۷۰ سال تھی پچھلے کچھ عرصہ سے عارضہ قلب میں مبتلا تھے اور زیورچ میں علاج کرانے کے بعد گذشتہ چند ماہ سے بیروت میں آرام کر رہے تھے۔ اس سلسلہ میں بیروت سے دفتر خارجہ کو جو تار موصول ہوا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ ان کا انتقال مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق کل صبح چھ بجکر ۲۰ منٹ پر بیروت کے ایک ہوٹل میں ہوا۔ جہاں وہ آرام کی غرض سے ٹھہرے ہوئے تھے مسٹر سہروردی کی صاحبزادی بیگم اختر سلیمان نے کہا ہے کہ ان کے والد کی میت کو تجہیز و تکفین کے لئے بیروت سے کراچی لایا جائے گا۔

سہروردی مرحوم کے داماد مسٹر سلیمان ان کی میت کو کراچی لانے کے لئے آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز بیروت روانہ ہو رہے ہیں۔ انہوں نے اے پی پی کو بتایا کہ انہیں توقع ہے کہ وہ آج ہی میت کو کراچی لے آئیں گے۔ لیکن مرحوم کے پسماندگان اب تک یہ فیصلہ نہیں کر سکے ہیں کہ انہیں کراچی میں دفنایا جائے یا ڈھاکہ میں۔

صدر محمد ایوب خان نے مسٹر سہروردی کے انتقال پر اظہار افسوس کیا ہے اور اس سلسلہ میں مرحوم کی صاحبزادی بیگم اختر سلیمان کو ایک تعزیتی پیغام بھیجا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ مجھے ابھی یہ اطلاع ملی ہے کہ مسٹر سہروردی بیروت میں انتقال کر گئے ہیں۔ مجھے اس غم میں آپ سے دلی ہمدردی ہے اور میری دعا ہے کہ اللہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔

صدر نے مسٹر سہروردی کے انتقال کی اطلاع ملتے ہی اپنی کل کی تمام مصروفیات منسوخ کر دیں۔ اور یہ حکم صادر کیا کہ مسٹر سہروردی کی تدفین کے دن قومی پرچم سرنگوں رکھے جائیں صدر نے اپنے اختیارات خصوصی سے کام لیتے ہوئے یہ حکم جاری کیا ہے۔ کیونکہ ایسا کوئی قاعدہ موجود نہیں ہے۔ جس کی رو سے کسی وزیر اعظم کی وفات پر قومی جھنڈے سرنگوں رکھے جائیں۔

مسٹر حسین شہید سہروردی کے انتقال پر لاہور کے تمام حلقوں میں گہرے غم کا اظہار کیا گیا ہے۔ سیاستدانوں وکیلوں اور طلباء نے اسے ایک بہت بڑے سیاسی راہنما اور قانون دان کی موت قرار دیا ہے۔ صوبائی کنونشن مسلم لیگ کے ناظم میاں امیر الدین نے کہا کہ مسٹر سہروردی بہت بڑے لیڈر تھے اور انہوں نے تحریک آزادی میں نمایاں حصہ لیا تھا۔

درخواستِ دُعا

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد

چوہدری محمد نقی صاحب جو مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری کے چھوٹے بھائی ہیں۔ گذشتہ سال دسمبر میں ایک موٹر کے حادثہ میں انہیں سر میں سخت چوٹ لگی تھی اُس وقت سے وہ صاحب فراش ہیں۔ اس سال وہ علاج کیلئے انگلستان بھی تشریف لے گئے تھے معلوم ہوا ہے کہ اب وہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ پہلے سے اب انہیں افاقہ ہے۔ تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ ان کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں عاجل شفا اور کامل صحت عطا فرمائے۔ عزیزم محمد نقی بہت مخلص احمدی ہیں۔ جب میں انگلستان میں تھا۔ تو وہ تبلیغ کے لئے بھی وقت دیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ سخت سردی کے دن وہ اور میں لنڈن سے باہر قصبات میں گئے۔ اور اشتہار "مسیح کی قبر ہندوستان میں" ایک بہت بڑی تعداد میں تقسیم کر کے واپس لنڈن آئے۔